بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 25 ستمبر 2020ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت بلالؓ کا ذکر چل رہا تھا ایک مرتبہ رسولِ خدا ﷺ نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تم جنّت میں مجھ سے آگے رہتے ہو۔ کل شام جب مَیں جنّت میں داخل ہوا تو مَیں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ مَیں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نفل نماز پڑھتا ہوں۔ جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو مَیں وضو کر لیتا ہوں۔ اپنے نزدیک تو مَیں نے اس سے زیادہ امید والا عمل اور کوئی نہیں کیا کہ رات اور دن میں جب بھی مَیں نے وضو کیا تو مَیں نے اُس وضو کے ساتھ نماز ضرور پڑھی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ پاکیزگی اور مخفی عبادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو یہ مقام دیا کہ جنّت میں بھی آپؓ رسولِ خدا ﷺ کے بالکل اسی طرح ساتھ ساتھ ہیں جیسے عید کے روز نیزہ پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے آگے چلتے تھے۔

بلالؓ سے چوالیس احادیث مروی ہیں۔ صحیحین میں چار روایات آئی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنّت تین لوگوں علی، عمار اور بلال سے ملنے کی بہت مشتاق ہے۔ ایک مرتبہ عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے بلالؓ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ بلال جو ہمارے سردار ہیں یہ حضرت ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں کیونکہ آپؓ نے ہی بلالؓ کو آزاد کرایا تھا۔

حضرت علیؓ سے مروی روایت کے مطابق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو اپنے 14 نقباء میں شمار فرمایا۔ اسی طرح ایک موقعے پر آپؐ نے فرمایا کہ بلال شہداء اور مؤذنوں کا سردار، کیا ہی اچھا انسان ہے۔ قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے حضرت بلالؓ ہوں گے۔ فرمایا بلال کو جنّت میں ایک اونٹنی دی جائے گی اور وہ اس پر سوار ہوں گے۔ رسولِ خدا ﷺ نے بلالؓ کی اہلیہ سے فرمایا کہ بلال مجھ سے منسوب جو بات تم تک پہنچائیں وہ یقیناً سچی ہوگی۔ تم بلال پر کبھی ناراض نہ ہونا ورنہ تمہارا اس وقت تک کوئی عمل قبول نہ ہوگا جب تک تم نے بلال کو ناراض رکھا۔

رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ سے فرمایا کہ بلال! غریبی میں مرنا اور امیری میں نہ مرنا ورنہ آگ ٹھکانہ ہو گی۔ یعنی کسی سائل کو دھتکارنا نہیں اور یہ نہیں کہ صرف جوڑتے رہو اور خرچ نہ کرو۔ بلالؓ جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھا کرتے اے اللہ! تُو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میری کوتاہیوں کے متعلق مجھے معذور سمجھ۔

حضرت بلالؓ کی وفات بیس ہجری میں دمشق یا حلب میں ہوئی۔ بوقتِ وفات آپؓ کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کے الفاظ میں حضرت بلالؓ کا مقام و مرتبہ بیان فرمایا اور پھر فرمایا کہ یہ تھے ہمارے سیّدنا بلالؓ جنہوں نے اپنے آقا و مطاع سے عشق و وفا اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دل میں بٹھانے اور پھر اس کے عملی اظہار کے وہ نمونے قائم کیے جو ہمارے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں۔ آج ہماری نجات اسی میں ہے کہ توحید کے قیام اور عشقِ رسولِ عربی ﷺ کے ان نمونوں پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت بلالؓ کا ذکر آج یہاں ختم ہوتا ہے۔

خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔